السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حالت حمل میں تھی ، اب مجھے پتا چلا ہے کہ دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ، کیا واقعی حمل میں دی گئی طلاق نہیں ہوتی ۔ اسی کے متعلق وضاحات فرمائیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

دوران حمل طلاق دینا جائز و مباح ہے اور حمل میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔ قرآن کریم نے اس کی عدت وضع حمل بیان کی ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’ اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے ۔ ‘‘[1]

اگر دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی عدت بتانے کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔ اس کے علاوہ حدیث میں نص ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں ؟ ’’ پھر اسے حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دو ۔ ‘‘[2]

اس روایت میں صراحت ہے کہ دوران حمل طلاق دی جا سکتی ہے اور اس حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے ، یہ بات لوگوں میں غلط مشہور ہو چکی ہے کہ دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی یا شریعت میں اس انداز سے طلاق دینا منع ہے ۔ بہر حال حالت حمل میں طلاق دینا جائز ہے اور اس طرح طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے نیز اس کی عدت وضع حمل ہے ۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الطلاق : ۴ ۔

[2] ابوداود ، الطلاق : ۲۱۸۱ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 ۔ صفحہ نمبر :342

محدث فتویٰ